منقبت مولا عباسؑ

یہ دھوم ہے میداں میں کس شیر کے آنے کی
کیوں ہونے لگی باتیں یہ چھپنے چھپانے کی

آپس میں یہ بول رہے ہیں سورما ڈر کے مارے
اِس دنیا میں جینے کے بس ختم ہوئے دن پیارے
تیاری کرو جلدی اب قبر میں جانے کی

آسماں جس کے سائے میں ہے ایسی قد و قامت ہے
یہ ہے شجاعت کا وہ مصوّر کہ جس کی عادت ہے
میداں میں قیامت کی تصویر بنانے کی

علم ہوا ہے یہ دنیا کو خوں سے لکھی خبروں سے
سینوں میں دل کاٹ دیا کرتا ہے یہ نظروں سے
نوبت ہی نہیں آتی تلوار چلانے کی

رعب نے اس کے ایسے اکثر صاف کیا میداں کو
دیکھ کے اِس کو لاکھ بھی ہوں تو سب کہتے تھے بھاگو
یہ دیتا نہیں مہلت اک قدم اُٹھانے کی

409

جام لہو کے پیتا آیا دشت میں خونی منظر
ناچتی پھرتی ہے میداں میں موت عدو کی سر پر
اُڑتی ہے خبر رن میں سر سر کو اڑانے کی

جونہی صدا اِس شیر کے قدموں کی آہٹ کی پائی
موت عدو کو گھیر گھیر کے واپس رن میں لائی
کہتی تھی گھڑی آئی میرے عیش اُڑانے کی

تھوڑی دیر میں ہو جائے گی مشک میں بند روانی
رن میں پڑا یہ سوچ سوچ کے کانپ رہا ہے پانی
جھوٹی ہو خبر یارب عباسؑ کے آنے کی